قربانی

خرم مرادؒ

عیدالاضحیٰ کے موقع پر مسلمان سنت ابراہیمی کی یاد تازہ کرتے ہیں' اور اللہ کی راہ میں اپنی جان تک قربان کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اس موقعے پر محترم خرم مراد کی ایک انگریزی مطبوعہ تقریر Sacrifice کا ایک حصہ پیش کیا جا رہا ہے۔(ادارہ)

قربانی کا کیا مطلب ہے؟ ہمیں کس چیز کی قربانی دینا چاہیے؟ کون سی قربانیاں دینا زیادہ مشکل ہے؟ کن قربانیوں کو عظیم قرار دیا جانا چاہیے؟

قربانی کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ ہم جن چیزوں سے محبت کرتے ہیں' جن کی ہماری نظروں میں کچھ قدر ہے' وہ اس وقت ہماری ہوں' یا ہم مستقبل میں انھیں حاصل کرنے کی تمنا اور امید کرتے ہوں' انھیں چھوڑ دیں۔ یہ چیزیں محسوس اور مادی ہوسکتی ہیں' یا غیر مادی اور تصوراتی۔ مادی چیزوں میں وقت' مال' دنیاوی اشیا' جسمانی صلاحیتیں اور زندگی اہم ہیں۔ اہم تصوراتی اشیا میں ہماری محبت' خاص طور پر خاندان سے تعلقات' پسند و ناپسند' ترجیحات و تعصّبات' نقطۂ نظر اور رائے' خواہشات اور تمنائیں' آرام و آسایش' مقام و منصب یا ہماری اَنا شامل ہیں۔

قربانی کا مفہوم صحیح طور پر سمجھنے کے لیے تین اصول پیش نظر رہنے چاہییں:

اوّل: کسی چیز کے چھوڑنے کو اسی وقت قربانی کہا جا سکتا ہے' جب کہ ہم اس سے محبت کرتے ہوں اور اس کے قدرداں ہوں۔ اس لیے مادی اور غیر مادی اشیا کے درمیان امتیاز کی لکیر کھینچنا مشکل ہے۔ آخری تجزیے میں ہر قربانی' محبت اور قیمتی چیز کی قربانی ہے۔ جب ہم مال' یا

زندگی، یا کوئی تعلق اللہ کی خاطر قربان کرتے ہیں تو جو شے ہم درحقیقت قربان کرتے ہیں جو اسے ایک قربانی بناتا ہے، وہ مال، زندگی یا رشتے دار کے لیے ہماری محبت ہے، نہ کہ اصل شے۔

دوم: مادی کے مقابلے میں غیر مادی اشیا کو قربان کرنا زیادہ مشکل لیکن زیادہ ضروری ہے۔

سوم: ہم کسی ایسی چیز کو جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور جس کی قدر کرتے ہیں، کسی ایسی چیز کے لیے ہی قربان کرسکتے ہیں جس سے ہم اس سے زیادہ محبت کرتے ہوں اور اس سے زیادہ قدر کرتے ہوں۔

مادی قربانیاں

ٹھوس اشیا کی قربانیوں کی ضرورت اور اہمیت ہم جانتے پہچانتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں خواہ بعض وقت یہ قربانیاں نہ دے سکیں، یا دینے میں بہت مشکل محسوس کریں۔ لیکن جب ہم ایک دفعہ کسی مقصد سے وابستہ ہوجائیں تو اپنے وقت اور مقام پر ان میں سے ہر ایک کی قربانی دینا ہوتی ہے۔ اسی لیے ہمیں ذرا ٹھیر کر ان کی اہم خصوصیات پر غور کرنا چاہیے۔

وقت

وقت ہماری سب سے قیمتی شے ہے۔ ہم زندگی میں جس چیز کی بھی خواہش کریں، اسے وقت لگائے بغیر حاصل نہیں کرسکتے۔ ہم اپنا وقت، مسرت حاصل کرنے میں، پیسہ کمانے میں، دنیاوی اشیا حاصل کرنے میں، کام کرنے میں، مزے اٹھانے میں یا محض کاہلی میں کچھ نہ کرکے بھی گزار سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سے جس چیز کا سب سے پہلے مطالبہ کرتا ہے، وہ وقت ہے۔ اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنے کے لیے وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ نماز پڑھنے میں وقت لگتا ہے۔ دعوت کا کام کرنے میں وقت خرچ ہوتا ہے۔ قرآن پڑھنے میں وقت صرف ہوتا ہے۔ مریض کی عیادت کرنے کے لیے بھی وقت چاہیے ہوتا ہے۔ ہمیں اپنا ہر لمحہ اللہ کی رضا کے حصول میں، جو اس سے عہد کیا ہے اسے پورا کرنے میں صرف کرنا چاہیے۔

لیکن اگر آپ ذرا گہرائی میں جاکر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ آپ سے دراصل جس چیز کی

قربانی مانگی جارہی ہے، وہ وقت نہیں بلکہ وہ اشیا ہیں جن کے حصول میں آپ کا وقت خرچ ہوتا ہے۔ وہ اشیا جو آپ کی زندگی کے مقاصد کے خلاف ہوں، بے معنی، غیراہم، یا اللہ کی خاطر کیے جانے والے کاموں سے کم اہم۔ اس لیے اسلام کے لیے وقت دینے کے لیے، آپ کو سب سے پہلے وہ بہت سی اشیا قربان کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے جن پر آپ کا وقت لگتا ہے۔

آپ اپنے آپ کو ان چیزوں کی قربانی کے لیے اور اپنا وقت اللہ کے لیے دینے پر کس طرح آمادہ کریں؟

یاد رکھیے کہ وقت ایک ایسی چیز ہے جس کو آپ ایک لحظہ بھی نہیں ٹھیرا سکتے۔ جس طرح بھی چاہیں آپ اسے صرف کریں، یہ مسلسل آپ کے ہاتھ سے پھسلتا رہے گا۔ آپ کے لیے اس کی قیمت وہی ہے جو آپ اس سے حاصل کریں۔ وقت پگھل جائے گا، جو آپ اس سے حاصل کریں گے، وہ آپ کے ساتھ رہے گا۔

ہر لمحے اس امر کو پیش نظر رکھیے کہ وقت کا ہر لمحہ ہمیشہ کی مسرت یا نہ ختم ہونے والی تکلیف میں تبدیل ہوسکتا ہے۔ یہ اس پر منحصر ہے کہ آپ اسے کس طرح صرف کرنا پسند کرتے ہیں۔ اس امر کا استحضار وقت کی قربانی دینے میں آپ کو سب سے زیادہ طاقت فراہم کرے گا۔ وہ لمحات جن کو آپ آج اپنی گرفت میں نہیں رکھ سکتے، کل آپ کو اس طرح ملیں گے کہ کبھی جدا نہ ہوں گے۔ پھر آپ ایسی چیزوں کا حصول کیوں نہ قربان کردیں جو نہ ختم ہونے والی تکلیف اور پچھتاوے میں تبدیل ہوجائیں گی۔

جب وقت گزر رہا ہو تو آپ غور کیجیے: آپ کیا پا رہے ہیں ــــــ کوئی عارضی یا مستقل چیز؟ مسرت یا پچھتاوا؟ آپ کے وقت میں اسلام کو کتنی ترجیح حاصل ہے؟ وقت کس تناسب سے اللہ کی ر اہ میں لگتا ہے؟ ''اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے''۔(الحشر ۱۸:۵۹)

اللہ کی راہ میں وقت کی قربانی اسلام کا جوہر ہے۔ جب بھی طلب کیا جائے، آپ کو حاضر ہونا چاہیے۔ اس لیے، آپ کو اپنے آپ کو مسلسل تربیت دینا چاہیے کہ اللہ کی راہ میں وقت دے کر،

ہر چیز کی قربانی دے سکیں۔ یہ صفت آپ کے کردار پر، دن میں پانچ دفعہ نقش کی جاتی ہے۔ جمعہ کے دن آپ کو اس طرح بیدار کیا ہے:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن، تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ (الجمعہ ۶۲:۹)

مال اور دنیاوی اشیا

آپ کا بیش تر وقت مال کے یا مال کے ذریعے حاصل ہونے والی دنیاوی اشیا کے حصول کی کوشش میں صرف ہو جاتا ہے: ''لوگوں کے لیے مرغوباتِ نفس: عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آیند بنا دی گئی ہیں''۔(اٰل عمرٰن ۳:۱۴)

یاد رکھیے کہ دنیاوی اشیا کی یہ محبت اور خواہش نہ قابلِ مذمت ہے، نہ بری ہے۔ قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ یہ دنیا اپنی اصل میں شر یا خرابی نہیں ہے۔ دولت اور مال کو برا نہیں سمجھا جاتا۔ اسے خیر (اچھا) کہتے ہیں جو ایک بالکل درست بات ہے۔ اس لیے کہ اللہ اور دوسری دنیا کی نعمتوں اور برکتوں کی طرف جانے والا راستہ اس دنیا سے گزر کر جاتا ہے۔ اگر ہم اس دنیا کو ترک کر دیں، تو ہمارے پاس ان نعمتوں اور بیش بہا خزانوں کو حاصل کرنے کے لیے کچھ نہیں بچتا۔ بلاشبہہ اللہ کی رضا اور اس دنیا کے حصول کا واحد ذریعہ اور بنیاد یہی ہے۔

جو چیز اس دنیا کو شر یا برائی بناتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ اس دنیا کے عارضی دورانیے کے لیے یہ سب کچھ ہمیں اُس دنیا کے حقیقی اور مستقل مقاصد لیے دیا گیا ہے، جو ہر اس چیز سے بہتر ہے جو یہ دنیا دے سکتی ہے۔ جب ذرائع مقاصد بن جائیں، تو حقیقی قدر و قیمت کی اشیا کے بجاے ہمارے حصے میں دنیاوی تکالیف آتی ہیں۔ قرآن آگے کہتا ہے:

مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے، وہ تو اللہ کے پاس ہے۔ کہو: میں تمھیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے؟ جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے

نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں انھیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہوگی، پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔(اٰل عمرٰن ۳:۱۴-۱۵)

اللہ کی راہ میں دنیاوی اشیا کی قربانی دینا آسان نہیں ہے۔ جب انتخاب کا واقعی موقع آئے تو بہت سے لڑکھڑا جاتے ہیں اور ناکام رہتے ہیں۔ کچھ باتوں کا یاد رکھنا' ان مشکل قربانیوں کو دینے میں آسانی پیدا کرے گا۔

اوّل: کوئی چیز بھی آپ کی نہیں ہے' ہر چیز اللہ کی ہے۔ جب آپ کوئی چیز اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہیں تو دراصل اسے اس کے اصل مالک کی طرف لوٹا رہے ہوتے ہیں: ''آسمانوں اور زمین میں ہر چیز اللہ ہی کی ہے''۔

دوم: دنیاوی چیزوں کو آپ کتنا ہی زیادہ قدر و قیمت کا حامل کیوں نہ سمجھیں' آخری سانس کے ساتھ ہی سب کچھ ختم ہوجائے گا۔

جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ خرچ ہوجانے والا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے، اور ہم ضرور صبر سے کام لینے والوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے۔(النحل ۱۶:۹۶)

اور اے نبیؐ! انھیں حیاتِ دنیا کی حقیقت اس مثال سے سمجھاؤ کہ آج ہم نے آسمان سے پانی برسا دیا تو زمین کی پود خوب گھنی ہوگئی، اور کل وہی نباتات بھُس بن کر رہ گئی، جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ مال اور یہ اولاد محض دنیوی زندگی کی ایک ہنگامی آرایش (زینت) ہے۔ اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور اُنھی سے اچھی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔(الکہف ۱۸:۴۵-۴۶)

سوم: صرف اللہ کی راہ میں دینے سے آپ اسے کئی گنا زیادہ واپس پاسکتے ہیں۔

اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے' اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔ اللہ سے مغفرت مانگتے رہو، بے شک اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔(المزمل ۷۳:۲۰)

جولوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں، ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے' افزونی عطا فرماتا ہے۔ وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔(البقرہ ۲:۲۶۱)

ایک لمحے کے لیے سوچیے!

اسلام سے وابستگی کے آپ کے دعووں کی کیا وقعت ہے اگر آپ کھانے پینے اور سگریٹ نوشی پر اپنے مقصد سے زیادہ خرچ کریں۔ اللہ کے وعدوں پر آپ کے یقین کی کیا حقیقت ہے اگر دنیا میں نفع کی ذرا سی بھی اُمید آپ کو اپنی کُل رقم کسی بزنس میں لگانے کے لیے آمادہ کرتی ہے' جب کہ ۷۰۰ گنا رقم کا وعدہ ـــــ جو کبھی واپس نہ لی جائے گی' آپ کا بٹوا نہیں کھلوا سکتا۔ آپ اپنی زندگی میں اسلام کے مقام کا تعین یہ جائزہ لے کر کر سکتے ہیں کہ آپ اپنی دولت کس تناسب سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

مال کی قربانی کبھی آسان نہیں رہی۔ لیکن ہمارا دور تو ایسا دور ہے کہ جس میں صرف بہتر معیارِ زندگی' مزہ اور مسرت' صارفیت اور مادی اشیا ہی زندگی کے مقصد بن چکے ہیں۔ اس لیے آپ دیکھ بھال کر جائزہ لیں کہ کہیں آپ اس لحاظ سے ناکام نہ ہو جائیں۔

زندگی

ایک وقت آ سکتا ہے جب آپ سے اللہ کی راہ میں جان کی قربانی طلب کی جائے۔ اس طرح جان دینا' شہادت کی اعلیٰ ترین قسم ہے۔ اس کے بعد آپ شہید کہلانے کا حق رکھتے ہیں۔ آپ کی زندگی' آپ کی قیمتی ترین متاع ہے۔ اس کی قربانی کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی زندگی جو کچھ دیتی ہے' یا دے سکتی ہے' تمام مادی اور غیر مادی اشیا جن کا پہلے ذکر ہوا ہے' آپ سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار رہیں۔

جب یہ احساس ہو جائے کہ زندگی آپ کی نہیں' اللہ کی ملکیت ہے اور جو اس کا ہے' وہ آپ کو اسے دینا چاہیے تو آپ اللہ کی راہ میں جان دینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی یاد

رکھنا چاہیے کہ موت سے نہ تو آپ بچ سکتے ہیں نہ فرار اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ ہمیشہ مقررہ وقت پر، طے شدہ مقام پر، طے شدہ طریقے سے آئے گی (آل عمرٰن ۳:۱۸۵، ۱۴۴-۱۴۵۔ النساء ۴: ۱۷۸)۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں، وہ اپنی موت سے ماورا، اپنے لیے، اپنی برادری کے لیے، اپنے مشن کے لیے، ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لیتے ہیں۔

> اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، اُنھیں مردہ نہ کہو، ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں، مگر تمھیں اُن کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔(البقرہ ۲: ۱۵۴)

اس دنیا کی زندگی سے محبت نہ ہونا چاہیے، موت کا خوف نہ ہونا چاہیے، تب ہی آپ وہ طاقت حاصل کریں گے جو اپنی جان قربان کرنے کے لیے چاہیے۔ یہ صرف موت کے لیے آمادہ ہونا ہے جس سے آپ دشمن طاقتوں پر غلبہ پا سکتے ہیں۔ تب ہی کامیابی کے دروازے کھلیں گے۔ آپ مر کر زندگی حاصل کرتے ہیں، اپنے لیے، اور اپنی برادری کے لیے۔ اگر آپ مرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، تو آپ کو زندہ رہنے کا حق نہیں رہتا، کم سے کم ایک برادری کے طور پر۔

ہم میں سے ہر ایک سے جان کی قربانی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا، لیکن اس کی تمنا ہر دل میں ہونی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جو نہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، نہ جہاد کے بارے میں سوچتا ہے، منافق کی موت مرے گا (مسلم)۔ انھوں نے یہ بھی کہا: اس ہستی کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں تاکہ ایک دفعہ پھر اللہ کی راہ میں جان دے سکوں (بخاری، مسلم)۔(ترجمہ: مسلم سجاد)